

وہابی اہل تشیع کے درمیان

مباحثہ کا پہلا اجلاس

جامعہ فیض احمد فیضی

بہاولپور، پاکستان

پیشکش

مفت محمد فیض احمد فیضی
مفت محمد فیض احمد فیضی
مفت محمد فیض احمد فیضی

مدیر اعلیٰ

محمد فیاض احمد فیضی

مدرسہ عظیم الرسول ونبی رضوی

مدرسہ عظیم الرسول ونبی رضوی

علامہ اہل سنت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادرانِ اہلسنت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دارالعلوم جامعہ اوسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کرم اور حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اوسی رضوی نور اللہ مرقدہ کی روحانی توجہات سے علوم اسلامیہ کے فروغ کے لئے گزشتہ نصف صدی سے معروف عمل ہے۔ اس میں سینکڑوں طلباء و طالبات قدیم و جدید علوم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان کے قیام و طعام، تعلیم و تعلم اور تدریسی و غیر تدریسی عملہ کے مشاہرات و دیگر ضروری لوازمات پر لاکھوں روپے سالانہ خرچ ہو رہے ہیں۔ (علاوہ تعمیرات کے)

اس وقت اسلام دشمن قوتیں اسلام اور دینی مدارس کے خلاف جن سازشوں میں مصروف ہیں وہ ہر صاحب بصیرت مسلمان سے مخفی نہیں۔ ان بدکٹھن حالات میں جامعہ ہذا کو آپ جیسے متخلص دین کا درد رکھنے والے عظیم حضرات کے مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ سے قدیمی تعلق و محبت اور علوم اسلامیہ و عربیہ کے فروغ کے پیش نظر آپ کی اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری ہے کہ برکتوں رحمتوں کے مہینے رمضان المبارک میں اپنے صدقات، زکوٰۃ سے اپنے اس ادارہ کی بھرپور معاونت فرما کر رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں (طلباء و طالبات) کی کفالت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔ یقیناً آپ کے عطیات آپ کے لئے ذخیرہ آخرت اور صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے۔

نوٹ: بھیرونی حضرات رقم بذریعہ بینک ڈرافٹ جامعہ اوسیہ رضویہ بہاولپور کے پتے پر روانہ کریں۔

آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام

”جامعہ اوسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کرشل بینک عید گاہ ہرنالہ بہاولپور اکاؤنٹ نمبر مع برانچ کوڈ

1136-01-02-1328-2

والسلام

محمد فیاض احمد اوسی رضوی ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ اوسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور، پنجاب

رابطہ نمبر: 03009684391-03006825931

مَا أَطْيَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ وَ أَحْبَبْتُ إِلَى (مَكْلُوفَةٍ)

اے سرزمینِ مکہ تو کس قدر پیارا شہر ہے اور مجھے کس قدر محبوب ہے۔

آج حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی محبوب شہر میں ہمیں داخل ہونے کا شرف حاصل ہو رہا تھا۔ وہ شہر جس کے دیدار کی ہر مومن کو تڑپ ہے آج وہ ہمارے سامنے ہے، اس کو دیکھ کر آنکھیں وضو کرنے لگیں اور زبانوں پر بے ساختہ ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا خَيْرَ بِكَ لَكَ تَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالْبَقْعَةَ لَكَ وَالْمَلِكَ لَا خَيْرَ بِكَ لَكَ“ کے نغمے جاری ہو گئے ہر طرف نوری قتموں سے ماحول جگمگا رہا تھا، کشادہ سڑکوں پر رواں دواں ٹریفک کی لائیں اور کے دریا کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اچانک ایک موٹر پر حرم شریف کے مینار نظر آئے تو ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ کا قدسی نغمہ بلند تر ہو گیا۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر، باب فہد سے حرم شریف میں داخل ہوئے تو فقیر نے اپنے قافلہ والوں سے کہا نظریں جھکا کر چلو، جب مسجد الحرام کے آخری ستونوں کے پاس پہنچیں گے تو بیت اللہ شریف آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ اس وقت پہلی نظر پڑتے ہی جو دعا مانگی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ (میرے حضور قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلی نظر پڑتے ہی یہ دعا مانگی چاہیے کہ یا اللہ میری ہر دعا قبول فرما) کعبہ شریف پر نظر پڑتے ہی اہل دل کی عجیب حالت ہو جاتی ہے، جسم لرزتا ہے، آنکھیں برس پڑتی ہے۔

دراصل بیت اللہ کا جلال اور رعب انسان کو خود رفتہ بنا دیتا ہے۔ اُن دیکھے اللہ رب العزت کا وہ گھر جس کی طرف انسان عمر بھر سجدہ و ریزہ رہتا ہے اچانک اس معبود کا عظیم گھر سامنے پا کر اس پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ کیا واقعی مجھ سا خطا کار انسان ارحم الراحمین کے پیارے گھر کے سامنے حاضر ہے کہیں یہ خواب تو نہیں اور جب اسے عالم بیداری کا یقین ہو جاتا ہے تو اس عظیم نعمت پر بارگاہ الوہیت میں آنکھیں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتی ہیں اور یہ ایسا نذرانہ ہے جو کبھی روٹ نہیں ہوتا۔

حجر اسود کعبہ کی آنکھ اور کعبہ کے سیاہ اور سنہری پیر بن زب تن کے اپنے عشاق میں گمراہ ہوا تھا۔ مسرت سے دیکھتے چہروں اور سفید چمکتے لباسوں میں ایک ملوکوتی حسن مظاف میں رواں دواں تھا۔ ان گنت برقی تقصوں کی روشنی پورے حرم پر نثار ہو رہی تھی۔ چونکہ ہم عشاء کے بعد پہنچے تو نصف شب کے وقت یہ بڑا ہی مسکون کن نظارہ تھا۔ ہم بھی اپنی تھکتی اور عقیدتیں اس محبوب پر نچھاور کرنے کے لیے حجر اسود کی طرف بڑھے کہ یہیں سے پروانوں کا سفر شروع ہوتا ہے۔ بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کے اشارے سے جہوم عاشقان میں گھرے حجر اسود کو دور سے سلام کیا اور پروانوں کے جہوم میں شامل ہو گئے۔

والوں کو مسلسل دیکھ رہی ہے اور لاکھوں کے مجمع میں ان کو بھی دیکھ رہی ہے جو اس تک نہیں پہنچ پاتے اور دور سے ہی ہاتھ اٹھا کر اپنی حاضری لگواتے اور اشارے سے ہی سلام و نیاز پیش کر لیتے ہیں۔ کتنی طاقتور اور بیدار ہے بیت اللہ کی یہ آنکھ جو مسلسل لاکھوں شیدائیوں کو بیک وقت دیکھتی رہتی ہے اگر حجر اسود نہ دیکھ سکتا تو قیامت کے دن گواہ کیسے بنتا، گواہ وہی ہوتا ہے جس نے موقعہ پر دیکھا ہو، یہ شان تو حجر اسود کی ہے۔ اللہ کے پیار محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ رحمت کے کیا کہنے جو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے سارے عالمین کے ذرہ ذرہ کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

ان کا کرم دیکھنے کے امت کے حضور آقا کنزوں صاحبوں کے فریادرس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ نے ہم جیسے کمزوروں کو
انجم میں گھس کر دھکے کھانے اور پاؤں تلے روندے جانے سے بچانے کا بھی انتظام فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اجازت عطا فرمادی کہ وہ اگر بوسہ نہ دے سکیں تو ہاتھ سے چھو لیں اور پھر ہاتھ کو بوسہ دے
لیں اور اگر ہاتھ نہ پہنچ سکے تو چیز کی کوکھ کر چوم لیں اور اگر یہ دونوں صورتیں بھی ممکن نہ ہوں تو دور سے ہاتھ یا چیز کی
اشارہ کر کے چوم لیں۔ رب العزت نے کسی معاملہ میں مسلمانوں کو تکلیف والا ایقان نہیں دی۔

رکن یمانی کی فضیلت کعبہ کی عمارت کے جس کونے میں حجر اسود نصب ہے طواف کے دوران اس سے پہلے جنوب مغربی کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں کیونکہ یہ ملک یمن کی سمت واقع ہے۔ اس کونے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ بنیاد پر نصب شدہ پتھر پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام فرمایا یعنی ہاتھ پھیرا۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا استلم الركن اليماني قبله. (رواه البخاري في تاريخه)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکن یمانی پر ہاتھ لگاتے تو اسے بوسہ دیتے۔

علماء حق فرماتے ہیں کہ جمہور کے ہاں ان دونوں مقامات (رکن یمانی اور حجر اسود) کا احترام اور بوسہ دینا ثابت ہے۔

ترمذی شریف اور مسند امام احمد اور حاکم کی روایت میں ہے کہ ان دونوں مقامات کو چھونے سے گناہ جھڑتے ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ ان دونوں مقامات پر فرشتے مقرر ہیں جو یہاں دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ رکن یربانی پر فرشتوں کی تعداد دو سے ستر تک مذکور ہے جبکہ حجر اسود پر ستر ہزار سے لاتعداد تک ہے۔

مکن یمانی کی فضیلت پر اکثر کتابیں خاموش ہیں، اس لئے حجاج وزائرین کی کثرت بے خبری کی وجہ سے اس مقام کو بغیر چھوئے گزر جاتی ہے۔ ان کی ساری توجہ اگلی منزل (حجر اسود) پر ہوتی ہے۔ لہذا وہاں رس کی حالت وحید کا مشقی کا منظر پیش کرتی ہے جس سے نہ صرف کعبۃ اللہ اور حجر اسود کا احترام مجروح ہوتا ہے بلکہ شدید جسمانی مشقت بھی برداشت کرنی پڑتی

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت نور محمد قادری یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں

ہوں تو حضور فیض ملت منبرا عظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کی یادیں دنیا کے مختلف مقامات پر کسی نہ کسی صورت میں منائی جانی ہیں آپ کے لاکھوں تلامذہ اور ہزاروں رسائل و کتب کے ذریعے آپ کی یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آپ کے عرس مبارک کی تقریبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

☆ چھ سالانہ عرس مبارک کی مرکزی تقریبات بہاولپور حصار فیض ملت منسرا عظیم پاکستان محدث بہاولپوری میں ہوئی۔
تفصیلات قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

ماہنامہ ”فیض عالم“ بہاولپور کے گذشتہ شماروں اور سوشل میڈیا پر عرس مبارک کا اشتہار شائع ہوا تو ملک بھر سے حضور فیض
است مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے مریدین و خلفاء (احباب طریقت) اور آپ کے تلامذہ نے عرس پاک کی تقریبات
میں آنے کی تیاری شروع کر دی حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی نے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فضلاء
قاری ریاض حسین گلگڑوی، علامہ ظلیل احمد مہروی کے ہمراہ مختلف اشتہارات، پمفلٹ، دعوت نامے شائع کر کے احباب
تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ دیگر شہروں میں رہنے والے احباب سے انفرادی رابطے کئے۔ جبکہ شوال کا چاند نظر آتے ہی قومی
و مقامی اخبارات میں عرس مبارک کے اشتہارات شائع ہوئے۔ بہاولپور و مضافات میں پبلک مقامات پر اشتہارات اور
خوبصورت بیسز لگوائے گئے۔ مختلف علاقہ جات میں مذہبی تقریبات اور جمعہ المبارک کے اجتماعات میں عوام و خواص کو
شرکت کی دعوت پیش کی گئی۔ مشائخ و علماء کرام تک دعوت نامے پہنچانے کے لیے جامعہ کے سابقہ فضلاء کرام نے ڈیوٹی
بھائی۔

☆ ۲۰ جولائی بدھ کو ملک کے مختلف علاقوں سے قافلے بہاولپور پہنچنا شروع ہو گئے۔

۱۵ اشوال الکترم ہفتہ بعد نماز ظہر علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اویسی (شیخ الحدیث جہ معہ ہذا) کی محرماتی میں حضور فیض ملت کے ارشد علامہ (مولانا محمد اسلم سعیدی) (جن پور) مولانا حمید الرحمن اویسی (امین آباد) مولانا امیر احمد نقشبندی رضوی (عباسی ناؤن) مولانا بشیر احمد اویسی و علامہ محمد ارشد خاں قادری (درسین جہ معہ اویسیہ) نے "الجامع الصحیح المسند المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ" المعروف بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کا رد کیا۔

آخر میں جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے فقہ شریف پڑھامینہ منورہ سے حضرت پیر صاحب سرکار حجتی (راولپنڈی) نے فون پر رقت انگیز دعا کرائی اور علامہ شرافت علی رضوی (سمندری) نے نذر تقسیم کیا۔

قاری محمد جاوید، قاری محمد شفیق مہروی کی نگرانی میں جامعہ اوریہ کے طلباء نے ننگر غوثیہ اوریہ خوب لقم و ضبط کے ساتھ تقسیم کیا۔ جبکہ مہمان علماء و مشائخ کرام کی مہمان نوازی حضرت علامہ پیر زادہ سید محمد منصور شاہ اویسی، مولانا محمود اویسی موچہ، صاحبزادہ غلام محی الدین اویسی، صاحبزادہ غلام قطب الدین اویسی کی نگرانی میں جامعہ اوریہ رضویہ بہاولپور کے طلباء حضرت حافظ فیاض اویسی قادری، حافظہ قاری محمد امجد اویسی نے ننگر تقسیم کیا۔

☆ بہاولپور و مصفاقات میں شدید گرمی جس کے باوجود اہل محبت کے قافلے کاروں، بسوں، بھیپوں کے ذریعے عرس مبارک پہنچ رہے۔

قافلے جو حاضر ہوئے

قافلہ کی صورت آنے والے احباب میں میانوالی سے حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین
 دربار عالیہ نقشبندیہ واحد یہ، محترم محمد شاہد اویسی، حاجی محمد رمضان اویسی، محمد افضل اویسی، شیخ محمد خرم کاموگی منڈی
 (گوجرانوالہ) مولانا محمود اقبال خان اویسی، محمد سیح اللہ اویسی موچہ میانوالی، حضرت مولانا محمد سیف الرحمن اویسی رحیم
 یار خان، فخر القراء قاری محمد ساجد اویسی، مولانا محمد یعقوب چشتی (نواب شاہ سندھ) حضرت علامہ مولانا علی محمد اویسی رضوی
 رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان مولانا غلام محی الدین اویسی، غلام قطب الدین اویسی، غلام فوٹ اویسی و اہل سنت کے قلم کار
 حضرت مولانا غلام حسن اویسی دیگر احباب پاک چن شریف، سرگودھا سے آنے والے قافلے دعوت ذکر ہانی و امیر حضرت
 بابا جی حضرت الحاج محمد حنیف مدنی قادری اویسی کی سربراہی میں آئے ان میں (محمد اسلام پورہ) کے قافلہ کی قیادت محترم
 محمد نعیم قادری اویسی کر رہے تھے جبکہ دوسرے قافلہ میں بابا جی عبدالقیوم تا بابا جی محمد صغیر، خواجہ
 محمد مسعود احمد اویسی، راء عبدالغفار اویسی، محمد شہباز اویسی جبکہ مولانا غلام دیگر قادری خیر پور شریف، حضرت مولانا محمد شاہد
 اقبال اویسی، محترم محمد خالد اویسی (بہاولپور) حافظ عبدالستار صابری (وی جان محمد) مولانا شہباز حیدر سلیمانی مانگھٹ
 شریف (منڈی بہاؤ الدین) ڈیرہ غازی خان سے لکھو کا دروان کے محترم محمد امتیاز خان، حضرت نصی صاحب، ڈاکٹر سوامی

کلام الہی سے حضرت علامہ قاری پروفیسر حافظہ محمد حسن نواز اویسی (گورنمنٹ کالج گونڈاں لودھراں) جامعہ اویسیہ رضویہ کے مدرس قاری محمد شفیق صاحب نے کیا اور نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محمد اویسی مرتضیٰ اویسی (راولپنڈی) نے پڑھی۔ سرگودھا کے خوبصورت صاحب طرز ثناء خوان محترم محمد بلال رضا قادری اویسی نے نعتیہ کلام پیش کر کے مدینہ منورہ جانے کی تڑپ میں تازگی پیدا کر دی اور احباب کے اصرار پر حضور فیض ملت کی منقبت پڑھی تو مجمع میں کیف سا چھا گیا۔

☆ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل سنی عظیم القراء سندھ کے رہنما حضرت قاری محمد ساجد اویسی (نواب شاہ سندھ) نے لجنہ داودی کے ساتھ تلاوت کی تو مجمع میں سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔

☆ حضور فیض ملت کے مایہ ناز شاگرد جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور فاضل حضرت مولانا غلام مرتضیٰ کیف القادری (راولپنڈی) نے اپنے تعلیمی دور کا ذکر بہت خوبصورت انداز میں فرمایا اپنے خطاب میں کہا مسلک حق اہلسنت کی ترویج و اشاعت کے لیے میرے مرشد کریم حضور فیض ملت نے وہ خدمات انجام دیں جس سے صدیوں اہل ایمان مستفید ہوتے رہیں گے۔

انہوں نے بے عمل بیروں اور علماء کو حضور فیض ملت کی باعمل زندگی کا احوال سنا کر کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ وہ باکردار ہو کر تبلیغ و تدریس کا فریضہ انجام دیں کہا کہ حضور فیض ملت کی تدریس و مواعد حسہ میں عقائد کی پختگی درس ملتا تھا آپ عقائد باطلہ کا رد قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ کے ساتھ بیان فرماتے تھے جو عوام و خواص کے ذہن نشین ہو جاتے۔

☆ حضور فیض ملت کے بہت ہی پیارے تلمیذ رشید حضرت مولانا حاجی محمد بخش اویسی (جاوید کالونی بہاولپور) نے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے حسن اخلاق کے ذاتی مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سے جو ملتا اسے ایسا پیار دیتے کہ وہ آپ گرویدہ ہو جاتا آپ کا پیارا میر و غریب میر و مرید سب کے لیے یکساں تھا۔

میرے استاد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں ان کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قسماً طلباء کے لیے ان کا انداز تربیت بہت عمدہ تھا آپ ہر طلباء کی علمی صلاحیت کے ساتھ عملی زندگی کے لیے پہلے خود عمل کر کے دیکھا یا کرتے تھے۔

انہوں نے کہا میرے استاد گرامی علیہ الرحمہ کامل ایمان تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان کے روگ و پے تھی ہم نے زندگی کے کم بیش ۳۰ سال ان کے ساتھ گزارے اعمال صالحہ کا عالم یہ تھا کہ کبھی تہجد قضاء نہ ہوئی اک زمانہ گواہ ہے کہ آخری دو سال تو چلنا پھرنا محال ہو گا مگر محال ہے کہ سخت علالت کے باوجود نماز تو نماز حضرت نے جماعت اور مسجد کی

حاضری بھی نہ چھوڑی۔ یہی ہمارے اسلاف تھے جن کی رونقیں ہر سو تھیں جن کے دم سے علم کی بہاریں تھیں۔

ہم حضور فیض ملت کے محبوب خلیفہ اور شاگرد رشید حضرت علامہ جید زادہ سید محمد منصور شاہ صاحب (سجادہ نشین دربار عالیہ عوشید واحد یہ میانوالی) نے اپنے پرجوش خطاب میں ”موجودہ دور میں گستاخی و بے ادبی کی یلغار میں حضور فیض ملت کی تعلیمات سے رہنمائی کی ضرورت“ جیسے اہم موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آجکل صلح کلیت کا مرض وہابی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے، ایمانی غیرت ختم ہو رہی ہے میرے شیخ کریم حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سچے کھرے سنی بن کر رہنے کا ہمیں سبق دیا ہے یہ کامیاب زندگی کا سنہری اصول ہے۔ مزید ان کے علمی و روحانی مقام پر اپنے ذاتی مشاہدات بھی بیان کئے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ میانوالی کے جس علاقہ میں میں نے اپنا ادارہ بنایا ہے وہاں ہر سست باطل فرقوں کے مراکز ہیں مگر مرشد کریم کی نگاہ سے اہل حق کا بول بالا ہو رہا ہے، قدیم و جدید علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔

آج نشست میں مرکزی خطاب کے لیے جگر گوشہ شہباز تصوف حضرت علامہ مفتی محمد مظہر حقار دروانی (خانپور کٹروہ) کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد ”اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْنُو“ ”اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاحِدًا“ کی جامع اور خوبصورت تفاسیر سے مجمع کے قلوب کو ایمانی حرارت سے گرمادیا۔ انہوں نے کہا میرے حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ ان مقبولان بارگاہ الہی میں سے ہیں جنہوں نے زندگی کے لمحات دین اسلام کی ترویج اور پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے اور لکھنے میں گزاری وہ ساری زندگی گستاخ رسالت صحابہ و اہل کرام کے لیے سیف بے نیام بنے رہے۔ وہ زندگی بھر مدینے سے عشق رسول کریم روف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات سے جموئی بھر کے لاتے رہے اور دنیا بھر میں یہ خیرات تدریس و تصنیف اور تقریر کے ذریعے تقسیم فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب کریم روف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جنت کا اعلیٰ و ارفع محل عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ان کی دنیوی زندگی میں ”فَاَذْكُرُوْنِي“ کا جلوہ تھا ان کے وصال کے بعد ”اَذْكُرُوْنِي“ تفسیر ہے آج دنیا بھر میں حضور فیض ملت قدس سرا کی یاد دہوری ہے آج لاکھوں بندگان خدا کے دلوں میں میرے حضرت قبلہ اویسی صاحب زندہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج چار دہاک عالم میں ان کے علمی و روحانی تذکرے سننے کو مل رہے ہیں۔ اپنے بیان میں انہوں نے خیر الائمین حضرت خولید اویسی رضی اللہ عنہ کے عشق و محبت کا ذکر اس شان سے چھیڑا کہ مجمع میں ہر آنکھ اشکبار تھی۔

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے مقاصد عرس بیان کئے کہ قرآن وحدیث سے ایصال ثواب بغیر کسی شک وشبہ کے ثابت ہے۔ اولیاء کرام کا عرس منانا ایصال ثواب اور لوگوں کی تبلیغ دین کا ایک ذریعہ ہے، عرس میں تلاوت قرآن مجید، نعت

